بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ر تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو قدرے ضعف ہے۔ عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:

جلد ۱ | ۲۳ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۷

تبادلۂ آبادی

... ستمبر کو کراچی میں ایک بیان کے دوران میں مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے فرمایا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ انتقال آبادی سے نہیں بلکہ خلوص قلب سے ہی حل ہوسکتا ہے۔

یہ ایک بہت بڑی اور بہت سچی بات ہے جو کانگرس کے صدر نے کہی ہے۔ ہندوستان کے طول وعرض میں مسلمان اور ہندو اس طرح صدیوں سے ملے جلے رہتے چلے آئے ہیں۔ کہ آج جو کچھ ہم فسادات کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کو شیطان کا سب سے بڑا ساحرانہ کارنامہ کہنا بجا ہے۔

ہم سمجھ ہی نہیں سکے کہ یہ ہو کس طرح گیا ہے۔ کہ کل تک جو لوگ سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر محبت سے باہم بسر کر رہے تھے۔ مل مل کر دعوتیں اڑائی جاتی تھیں۔ مجلسیں گرم ہوتی تھیں۔ باہم لین دین کاروبار کر رہے تھے۔ آج یکدم ایک دوسرے سے ایسے غیر ہوگئے ہیں۔ کہ وہی ہاتھ جو کل نہائت گرمجوشی اور محبت سے ملائے جاتے تھے۔ آج ایک دوسرے کی گردن پر چھری پھیرنے میں پیش پیش ہیں۔ ایک دوسرے پر گولی چلانے میں پھرتی دکھا رہے ہیں۔ ایک دوسرے پر نیزوں اور برچھیوں کے وار کر رہے ہیں الامان الامان

کیا یہ شیطان کا سب سے بڑا ساحرانہ کارنامہ نہیں۔ بے شک یہ شیطان ہی کی عظیم الشان فتح ہے۔ ورنہ ایک دن میں دلوں میں یہ انقلاب کس طرح ہوسکتا تھا۔

مذہب؟ ...... تو یہ ...... کونسا مذہب سکھاتا ہے۔ کہ انسان تو کیا حیوان حیوان کیا ہر ایک ناچیز چیونٹی کی بھی جان اس طرح لی جائے۔

یقین جانیئے یہ شیطان ہی کا عظیم الشان ساحرانہ کارنامہ ہے۔ ایک طرف تو اس نے ہمارے کانوں میں یہ پھونک دیا ہے۔ کہ یہ ہندو ہے یہ مسلمان ہے۔ اور یہ سکھ ہے۔ یہ ہمارا دشمن ہے۔ دوسری طرف وہ تالیاں بجا بجا کر قہقہے لگا لگا کر کہہ رہا ہے دیکھو یہ مذہب ہے جو فتنہ وفساد کراتا ہے:

ایسی اندھیر گردی کے زمانہ میں صدر کانگرس کا اعلان کہ فرقہ وار مسئلہ انتقال آبادی سے نہیں بلکہ خلوص قلب سے ہی حل ہوسکتا ہے۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ ایک بہت سچی بات ہے۔ ایک روشنی کی شعاع ہے کہ شائد جس سے ہندوستان کا تاریک مطلع پھر منور ہوجائے۔ اور ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو یاد آجائے۔ کہ ہم تو بھائی بھائی ہیں شیطان نے ہماری آنکھوں پر جو پٹی باندھ دی ہے۔ ہم اس کی دھجیاں اڑا دیں گے۔ اور پھر اسی طرح سے رہنے بسنے لگیں گے جس طرح صدیوں سے رہتے چلے آئے ہیں انتقال آبادی ہندوستان جیسے ملک میں محال ہی ... ہے۔ چپہ چپہ مخلوط آبادیوں کا حامل ہے۔ کوئی شہر کوئی دیہہ ایسا نہیں۔ جس میں ہندو مسلمان اکٹھے نہیں رہتے چلے آئے۔ آخر شیطان کا سحر کب تک رہ سکتا ہے۔ شیطان کے سحر سے عارضی ثمر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ یہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ صرف اتنی دیر ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو پہچاننے لگیں۔ ایک دوسرے کو جاننے لگیں۔ از سر نو خلوص قلب کی ایک ذرا سی جھلک کی ضرورت ہے۔

ہم مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس کی اس آواز پر آفرین کہتے ہوئے تہ دل سے ان کی تائید کرتے ہیں۔ صرف خلوص قلب ہی ایک چیز ہے جو ہندوستان میں پھر امن لا سکتی ہے۔ ورنہ تبادلۂ آبادی تو بنیاد ہے پاکستان اور ہندوستان کی دائمی دشمنی کی۔ پیش خیمہ ہے لازوال خانہ جنگی کا۔ نہ ختم ہونے والی جنگ کا جو نہ جانے کب تک ہندوستان کو جہنم زار بنائے رکھے:

لیکن جو کچھ آجکل ہوا ہے یا ہو رہا ہے اس کو تو تبادلہ آبادی کہا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ تو صریح ظلم ہے۔ وہ مسلمان جو ہندوستان میں وفادار شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ ان کو ڈرا دھمکا کر بے سروسامان اپنے گھروں اپنے پیارے وطن سے نکال دینا یا جو ہندو اور سکھ خوشی خوشی پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ اور اعلان پر اعلان کر چکے ہیں کہ ہم پاکستان کا وفادار شہری بنکر رہیں گے دہشت انگیزی سے پاکستان سے کو بھگا دینا اس کو تبادلہ آبادی کا نام دینا ہی پرلے درجہ کی بے عقلی ہے:

دو حکومتوں میں تبادلہ آبادی ہو بھی تو وہ دونوں حکومتوں کی مرضی سے ہوتا ہے اس کے لئے پہلے تجاویز سوچی جاتی ہیں۔ معاہدے ہوتے ہیں قواعد بنائے جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ کسی ملک میں کتنے لوگ سما سکتے ہیں اور باقی لوگوں کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں

مثال کے طور پر ہم ہندوستان اور پاکستان کے سوال کو لیتے ہیں۔ یعنی اگر باہمی سمجھوتے سے تبادلۂ آبادی ہو۔ تو اس کے لئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہوگا۔ کہ آیا تقریباً ساڑھے چار کروڑ مسلمان جو ہندوستان سے پاکستان میں منتقل کئے جائیں گے۔ وہاں سما بھی سکیں گے یا نہیں۔ اتنی کثیر آبادی پاکستان میں سما ہی کیسے سکتی ہے۔ پاکستان تمام ہندوستان کے ۱/۵ حصہ سے بھی کم ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں کو جو ہندوستان کی کل آبادی کا ۱/۴ حصہ ہیں۔ ہندوستان کے ۱/۵ حصہ سے بھی کم ملک میں کس طرح آباد کیا جاسکتا ہے۔ اگر سمجھوتے اور نیک نیتی سے دونوں ملکوں کے فائدے کو مدنظر رکھ کر تبادلہ آبادی کا مسئلہ زیر بحث لایا جائے تو انصافاً اور اخلاقاً اس امر پر غور کرنا لازمی ہوگا۔ اور اگر تبادلۂ آبادی ناگزیر سمجھا جائے تو ضرور ہے کہ پاکستان کی حدود موجودہ حدود سے زیادہ وسیع کی جائیں۔ ورنہ مکمل تبادلہ آبادی کے خیال کو چھوڑنا پڑے گا۔ جس وقت ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اس وقت تبادلہ آبادی کا مسئلہ زیر بحث ہی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

اعراب فلسطین اور اقوام متحدہ کی کمیٹی کی رپورٹ

قائد جمال الحسینی کا امریکہ جاتے ہوئے بیان

بیت المقدس ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آنے والے اجلاس میں اعراب فلسطین کے وفد کی قیادت کے لئے لیک سکسس روانہ ہونے سے قبل جمال الحسینی صاحب نے نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی کو کہا ہم اقوام متحدہ کی خاص کمیٹی برائے فلسطین کی روئداد کو کاملاً نظر انداز کر دیں گے اور اس کی تفاصیل پر بحث کرنے سے قطعی گریز کریں گے۔ کیونکہ عرب کسی قسم کی تقسیم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تمام دنیائے عرب کے لئے تقسیم کا خطرہ اس قدر نزاکت اور اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ کہ کوئی حقیقت پسند سیاستدان یا ماہر اقتصادیات چاہے وہ عرب ہو یا غیر ملکی اس کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک دوئی ریاست قائم کرنے کے بارہ میں اقلیت کی سفارشات پر جس میں ہندوستان کا مندوب بھی شامل تھا۔ تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی مسلمان سر عبد الرحمن نے تقسیم فلسطین کی سفارش کر کے اپنے آپ کو تمام دنیائے عرب کی نظروں سے گرا دیا ہے

امریکہ میں فلسطین کے تین اور نمائندے ہنری قطان واصف کمال اور عیسیٰ نخلہ جمال الحسینی صاحب سے مل جائیں گے۔ لبنان میں ۱۹ ستمبر کو عرب وزراء خارجہ کی کانفرنس کے بعد توقع ہے۔ ایک دو اور مندوب امریکہ پہنچ جائیں گے۔ تاکہ تمام عرب ریاستوں کے لئے ایک متحدہ حکمت عملی تجویز کر سکیں۔

حکومت اڑیسہ کے نقض امن کے خلاف کوشش کے ارادے

وزیر اعظم مسٹر ہری کرشن مہتاب کا مطالبہ

کٹک ۲۰ ستمبر۔ اڑیسہ کے وزیر اعظم مسٹر ہری کرشن مہتاب نے کل ایک بیان میں کہا ملک اس وقت ایسے نازک دور سے گذر رہا ہے اور فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے کہ حکومت کبھی ایسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دے سکتی چاہے وہ کسی روپ میں ہوں۔ جن سے نقض امن کا ذرا بھی اندیشہ ہو۔

وزیر اعظم اڑیسہ نے کہا۔ مجھے خبریں ملی ہیں کہ برگاوا اور اڑیسہ کے دوسرے مدراس کی سرحد سے ملحقہ علاقوں میں بعض "لیگو یڑی اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ میں سب لوگوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مقامی افسران فساد کو روکنے کے لئے تمام ممکن اقدام اختیار کریں گے۔ تمام لوگوں کو بلا امتیاز ذات، فرقہ اور نسل اپنے نقطہ نظر کی تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ مگر اس طرح پر نہیں کہ اس کا نتیجہ مناقشت اور امن شکنی ہو۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں مسلم ایوان تجارت کا عطیہ

کراچی ۲۰ ستمبر۔ قائد اعظم جناح کی اپیل کے جواب میں مسلم ایوان تجارت کراچی نے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے چندہ فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایوان تجارت نے قائد اعظم جناح کے اعزاز میں دعوت طعام دینے کے لئے جو ۲۵۲۵ روپیہ جمع کیا تھا۔ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دے دیا گیا ہے۔

دہلی کانفرنس کے متعلق سرکاری اعلان

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس آج اور کل دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس کے بارے میں ایک مفصل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں کی پالیسی اقلیتوں کی حفاظت ہو گی اور وہ پر امن حالات قائم کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی کیسی تصادم کا تخیل دونوں حکومتوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا۔

سرکاری ملازمین سے ریلیف فنڈ میں ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کی اپیل

لاہور ۲۰ ستمبر۔ صوبہ سرحد کے مسلم لیگی رہنما پیر صاحب آف مانکی شریف نے آج ایک بیان میں پاکستان کے تمام مسلمانوں سے بالخصوص یہ اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

پیر صاحب نے فرمایا ہے ہمارے جو بھائی مشرقی پنجاب سے بے خانماں ہو کر پاکستان میں پہنچے ہیں ان کی امداد سے زیادہ کار خیر اور کوئی نہیں۔ پیر صاحب آف مانکی شریف نے حکومت پاکستان کے ملازمین سے اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں کم از کم ایک ماہ کی تنخواہ پیش کر دیں۔

اخبار مانچسٹر گارڈین کا ایشائی حکومتوں پر تبصرہ

لندن ۲۰ ستمبر۔ لبرل پارٹی کا اخبار مانچسٹر گارڈین ایشیائی ممالک کی حکومتوں کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ چین اور ترکی میں ایسی حکومت قائم ہے۔ جس میں حکومتی جماعت کو مخالف جماعتوں پر غالب اقتدار حاصل ہے اور ہندوستان اور پاکستان میں بھی اس اسلوب کے نظام حکومت بن رہے ہیں۔ بہت سے ایشیائی ممالک کا رجحان اس قسم کی ریاست قائم کرنے کی طرف ہے جو پرانی مشرقی مطلق العنان بادشاہت اور موجودہ مغربی جمہوری طرز حکومت دونوں سے مختلف ہے۔ اور یہ نیا طرز کے بعد دیگرے تمام ممالک میں رائج ہو رہا ہے۔ ان میں بھی جو خصوصیت سے آزاد ہے۔ اور ان میں بھی جو اب غیر ملکی اقتدار سے نجات حاصل کر رہے ہیں۔ چین ترکی ہندوستان اور پاکستان سب ممالک میں یہ ایک طرز ہی قائم ہے۔ ان سب کا مشترک پہلو یہ ہے کہ ایک جماعت دوسری تمام جماعتوں پر غالب ہے۔ لیکن یہ طریقہ مغرب کی فاشسٹ اور دوسری مطلق العنان جماعتوں سے مختلف ہے۔ اس طرز کا خاص وصف یہ ہے کہ ملک میں جو صحیح سیاسی تصادم یا آویزش پیدا ہوتی ہے وہ حکومت اور جماعت مخالف کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ برسر اقتدار جماعت کے مختلف اور باہم معاند رکن کے مابین ہوتی ہے

مشرقی ریاستوں کے اس رجحان کو ناپسند قرار دے دینا آسان ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس رجحان کے سرچشمہ کا بھی پتہ لگانا چاہئے۔ ایک انقلابی دور میں مختلف سماجی آویزشوں کی وجہ سے حکومت کے نظام کو قائم رکھنا ایک بڑا مشکل کام ہے

عراق کی فوج کیلئے جدید طرز کی تقسیمات

لندن ۲۰ ستمبر۔ عراق کا فوجی مشن آج کل انگلستان میں ہے۔ اس وفد کے ایک سرکردہ رکن نے بتایا کہ عراق کی حکومت نے عراق کی فوج کو نہ صرف مشرق قریب میں بلکہ دنیا میں طاقتور فوج بنانے کا پروگرام تیار کر لیا ہے۔

اس فوجی وفد کی قیادت شیخ ابو ہدی عراق کے وزیر دفاع کر رہے ہیں۔ یہ وفد اسلحہ وغیرہ خریدنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ تفصیلات ابھی تک وفد برطانوی کارندوں کی ... معلوم ہوا ہے کہ عراق نے امریکہ سے بھی ... کہ وہ جدید نوعیت کا اسلحہ اور ہوائی جہاز مہیا کرے۔

سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ عراق کے موجودہ بجٹ کا چالیس فی صدی حصہ فوجوں کو مضبوط بنانے میں صرف کیا جائے گا۔ کیونکہ بین الاقوامی صورت حالات نے عراق کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی فوجی طاقت کو مضبوط بنائے۔

امریکہ اور برطانیہ سے اسلحہ اور آلات حرب وضرب خریدنے کے علاوہ حکومت عراق نے ایک پنج سالہ سکیم مرتب کی ہے۔ جس کے ماتحت فوجی افسروں کو تعلیم و تربیت کے لئے امریکہ اور برطانیہ بھیجا جائے گا۔ اگر یہ پروگرام کامیاب ہو گیا تو پانچ سال کے بعد اس میں اور توسیع کر دی جائے گی۔

ملتان کے نئے ڈپٹی کمشنر

لاہور ۲۰ ستمبر۔ مرزا سکندر بیگ آئی سی ایس ملتان کے نئے ڈپٹی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں وہ کل پونا سے بذریعہ ہوائی جہاز ملتان پہنچے ہیں۔

حکومت برما ۵۰۰، ۴ ٹن چاول چٹاگانگ کے مصیبت زدوں کو بھیجے گی

رنگون ۲۰ ستمبر۔ حکومت برما نے ۵۰۰، ۴ ٹن چاول چٹاگانگ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے یہ چاول سیلاب زدہ علاقہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے انہیں دیئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ ایک لاکھ افراد سیلاب کی وجہ سے بے خانماں ہو گئے ہیں۔

دہلی میں کل رات کامل امن رہا

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ گذشتہ رات دہلی میں قطعی امن رہا اور کسی لوٹ مار اور خنجر زنی کی واردات کی خبر ٹاؤن ہال کے پولیس صدر دفتر میں نہیں پہنچی نئی دہلی سے بھی کسی گڑبڑ کی اطلاع نہیں آئی۔

ایک غلط خبر کی تردید

لندن ۲۰ ستمبر۔ سعودی عرب کے سفیر دل متعین قاہرہ اور لندن نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ شاہ ابن سعود کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی ہے۔

حالات حاضرہ سے سبق حاصل کریں

(از جناب رحمت اللہ صاحب شاکر)

آج کل روزانہ بے شمار ایسے واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ جن پر نظر کرتے ہوئے دنیا کے اموال و املاک کی بے ثباتی اور دنیوی تعلقات کی ناپائیداری کا نہایت صاف اور عبرت ناک نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ بڑی بڑی قیمتی جائدادیں، فلک بوس محلات، آرام دہ آسائش کے سامان جنہیں فراہم کرنے میں انسان نے جائز و ناجائز کے امتیازات کو یکسر مٹا دیا۔ حق و انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا۔ اور جسے زندگی کا اصل مقصد قرار دے لیا۔ جن کی محبت نے اسے اندھا کر رکھا تھا۔ جسے سنبھال کر رکھنے کے شدید احساسات نے اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال تک بھی کبھی نہ آنے دیا۔ آج ایک ایک کر کے لوگوں کے ہاتھوں سے نکلتے جا رہے ہیں۔

کس قدر عبرت انگیز یہ نظارہ ہے۔ کہ جو زمیندار چند مربع زمین کے لئے مرنے مارنے سے نہ ڈرتے تھے۔ آج سینکڑوں ایکڑ رقبے چھوڑ چھاڑ کر بھاگے جا رہے ہیں۔ جو بنئے اور ساہوکار زر اندوزی کے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے رہتے تھے جنہوں نے غریبوں کا خون چوس چوس کر دولت کمانے کے لئے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کو مارکیٹ سے نہایت پراسرار طریقوں سے غائب کر رکھا تھا۔ ایسی افراتفری اور سراسیمگی کی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے۔

پھر دنیوی تعلقات کی استواری کا حال دیکھئے۔ ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات موجود ہیں کہ مائیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گیئں۔ خاوند بیویوں کو زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا چھوڑ کر جان بچا کر نکل گئے۔ بھائیوں نے بہنوں کی پرواہ نہ کی اور بہنوں نے بھائیوں کو چھوڑ دیا۔ باپ کو بیٹوں کی خبر نہیں۔ اور بیٹے باپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ ہر طرف ایک ایسا ہنگامہ بپا ہے کہ کوئی انسان دنیا کی کسی چیز پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ دولت کسی کے کام آ سکی اور نہ جائیدادیں۔ رشتہ داریاں اور دوستیاں بھی کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ ہر چیز کا فانی بے ثبات اور ناپائیدار ہونا اور تمام تعلقات کا ناقابل اعتماد ہونا ایک ناقابل انکار حقیقت بن کر ہر انسان کے سامنے آ گیا ہے اور فطرت انسان بے اختیار ہو کر یہ پکارنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام

یہ تمام واقعات ایک مومن کے لئے اپنے اندر بہت سے سبق رکھتے ہیں۔ جب دنیا کی حقیقت یہ ہے۔ تو پھر دنیوی اشیاء اور دنیوی مشاغل سے اس قدر محبت اور پیار کیوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں بلا دریغ قربان کر دینے میں انسان تامل کرے۔ سب کچھ کھو دینے اور ضائع کر دینے والے بھی تو آخر اپنی ہر چیز کو صبر کریں گے پھر ایک مومن برضا و رغبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں پس و پیش کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی قربانی کا معیار بیشک بہت بلند بلکہ بے مثال ہے۔ لیکن ابھی جماعت میں کئی ایسے دوست ہیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات وقف جائیداد اور وقف اولاد وغیرہ پر پورے انشراح کے ساتھ لبیک کہنے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ ان کے ہزاروں بھائی ایسے ہیں جو اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں۔ اور پھر اس کے بدلے کسی سے اجر کی امید بھی نہیں رکھتے۔ پھر یہ حالات کسی خاص طبقہ کے لئے مخصوص نہیں۔ دوسرے مقامات پر اور دوسرے لوگوں کو بھی پیش آ سکتے ہیں اس لئے عقلمندی اور عاقبت اندیشی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنی جان و مال اور اولاد غرضیکہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے اور جوں جوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مطالبہ فرماتے جائیں۔ پیش کرتا جائے۔ اگر ایسا کرتے ہوئے اگر اسے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کر دینے کی سعادت حاصل ہو سکے۔ تو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھے۔ کیونکہ یہ قربانی اسے خدا تعالیٰ کی گود میں پہنچا دینے کا موجب ہوگی۔

پس ہر احمدی کو چاہئیے کہ ان واقعات سے سبق حاصل کرے اور اپنی قربانیوں کے معیار کو پہلے سے بلند تر کرتا چلا جائے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس کے اعلاء میں حصہ لینے کی سعادت کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔

خدا تعالیٰ کے کام کبھی نہیں رکتے۔ وہ جو فیصلہ کر چکا وہ بہر حال ہو کر رہے گا۔ اگر ہم اپنی بدقسمتی کی وجہ سے اس میں حصہ لینے سے محروم رہے۔ تو وہ اس کے لئے دوسرے سامان پیدا کر دیگا لیکن اس نادر موقع سے ہماری محرومی کے ازالہ کی پھر کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ وہ ہمیں مفت میں اپنے انعامات کا وارث بنانے کے مواقع عطا فرماتا ہے

چہ منت دیں اجر نصرت را دہند شاہ اخی وعلم
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مسٹر لیاقت علیخاں کی تقریر

لاہور ۲۰ ستمبر۔ آج شام یونیورسٹی گراونڈ میں مسلمانان لاہور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ صوبائی وزراء کے علاوہ سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر شہید سہروردی بھی سٹیج پر موجود تھے۔ صدارت کے فرائض مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری نے سرانجام دیئے۔

پاکستان میں امن قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا: پاکستان میں جو لوگ بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ پاکستان کے دشمن ہوں گے۔ میری اپیل ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان اپنے تئیں پولیس افسر تصور کرے صرف اسی صورت میں پاکستان کے تمام علاقوں میں کامل امن ہو سکتا ہے میں نے قائد اعظم سے مشورہ کے بعد یہ طے کر لیا ہے کہ جب تک موجودہ حالات قائم رہیں گے میں لاہور میں سکونت اختیار کئے رکھوں گا میں نے یہ فیصلہ اس امید اور یقین پر کیا ہے کہ پنجاب اور لاہور کا ہر مسلمان اس سلسلہ میں میرے ساتھ پورا تعاون کرے گا۔ میرا مقصد یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے عوام اور ہمارے ارکان حکومت کے درمیان جو رشتہ قائم تھا۔ وہ بدستور برقرار رہے۔

نام نہاد سرحدی خطرہ

مسٹر لیاقت علی خاں نے ایسی افواہوں کا ذکر کیا۔ جن میں یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی سرحدیں کمزور ہیں۔ لہذا پاکستان پر حملہ کر دیا جائے گا۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا" میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان میں پاکستان کے متعلق ایسے ہی خدشات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ کہ پٹھان پاکستان کی سرحد پار کر کے ہندوستان پر حملہ کر دیں گے حقیقت یہ ہے کہ سرحدوں کی حفاظت حکومت کا سب سے اہم فرض ہوتا ہے۔ مسلمان پاکستان کے ایک انچ رقبہ زمین کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔

بعض کمزوریوں کا تذکرہ

مسٹر لیاقت علیخاں نے مسلمانوں کی بعض کمزوریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا" اب وقت ہے کہ پاکستان کی بنیادیں صحیح قانون پر استوار کی جائیں۔ اگر اب اس سلسلہ میں کسی تساہل سے کام لیا گیا تو آئندہ ان خامیوں کو رفع کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

ہر مسلمان کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ پاکستان کی ہر چیز کی حفاظت اس کا فرض ہے مسٹر لیاقت علی خاں نے سرکاری حکام کو یہ نصیحت کی کہ وہ اپنا شعار پاکستان اور اسلام کی خدمت بنا لیں۔ پولیس کے افسران اور عام ملازمین کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ لوٹ مار میں حصہ لینے یا اس فعل کی حوصلہ افزائی کرنے سے اجتناب کریں اگر ذمہ داریوں سے اغماض ہوا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

مسلمان نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علیخاں نے انہیں پناہ گزینوں کی ہر ممکن امداد کا مشورہ دیا۔ اور اس سلسلہ میں دہلی کی اینگلو انڈین اور عیسائی نرسوں اور ڈاکٹروں کو ہدیہ ستائش پیش کیا جو پرانا قلعہ کے شکستہ ناگفتہ بہ حالات میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو پوری پوری امداد دے رہے ہیں۔

مسٹر لیاقت علیخاں نے یہ انکشاف کیا کہ ایک باقاعدہ اسکیم تیار کی جا رہی ہے جس کے مطابق لاکھوں مسلمان نوجوان خدمت قوم کے لئے اپنی خدمت پیش کر سکیں گے مسٹر لیاقت علیخاں نے آخر میں فرمایا کہ حصول پاکستان جس قدر مشکل تھا اس سے سو گنا مشکل پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ملک بنانا ہے اگر لاکھوں مسلمانوں کی شہادت کے بعد یہ حقیقی پاکستان قائم نہ کر سکے تو ہم سے زیادہ گنہگار کوئی شخص نہ ہوگا ہمیں سینکڑوں دیانتدار اور مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے آپ میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ موجودہ مشکلات کو ختم کرنے میں حکومت سے تعاون کرے

"میں آخر فتحیاب ہوں گا"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از جناب عبد المنان صاحب ناہید)

ان دنوں ہمارے مقدس مذہبی مرکز قادیان اور قادیان میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کو جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا خیال ہر مخلص احمدی کے لئے سوہان روح بن رہا ہے۔ شاید ہی کوئی ہوگا۔ جس نے ایک مسلسل تڑپ کو پہلو میں لے کر اپنے قادر و توانا رب کے حضور میں سر بسجود ہو کر بصد گریہ و زاری قادیان اور قادیان والوں کے لئے امن و سلامتی کی التجا نہ کی ہو۔ کیونکہ وہی ایک ذات ہے۔ جو اس کمزور کشتی کو اس گرداب بلا سے نکال کر ساحل عافیت تک پہنچا سکتا ہے۔ ہمارا خدا ہی زندہ خدا ہے جس نے اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی ہر مصیبت کے وقت میں نصرت فرمائی جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے لئے فلاح و بہبود کا پیغام دے کر مبعوث فرمایا جس نے دنیا سے ضلالت و جہالت کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے قرآن ایسی اتم اور اکمل شریعت کی نہ بجھنے والی روشنی کی قندیل ہمیں عطا کی ہاں ہمارا خدا وہی سچے وعدوں والا خدا ہے۔ جس نے کہا ہے۔ کہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی کہ میں اور میرے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے اور ہمیشہ ہی اس نے اپنے اس وعدے کو سچا کر کے دکھایا یہی زندہ خدا ہمارا خدا ہے۔ اور اس پر ہمارا زندہ ایمان ہے۔ اور اسی ایمان کی بدولت ہمارے دل اس یقین سے پر ہیں کہ وہ اپنی اس چھوٹی سی جماعت کی اب بھی تائید و نصرت فرمائے گا بعینہٖ اسی طرح جس طرح اس نے اس سے پہلے اپنی بظاہر حقیر نظر آنے والی جماعتوں کی مدد فرمائی۔ جس نے موسےٰؑ اور اس کے ساتھیوں کو فرعون کے پنجۂ ظلم و استبداد سے نجات دلائی جس نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو سرد کر دیا۔ جس نے اپنے پاک بندے نوح علیہ السلام اور ان کی جماعت کی کشتی کو حلقۂ طوفان میں بھی مامون کر دیا۔ ہم نے اس سبق کو کبھی فراموش نہیں کیا کہ دنیا میں حق و صداقت کی علمبردار جماعتوں کو انواع و اقسام کے مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن ہر ایسی مصیبت ایمان والوں کے لئے ذلت و رسوائی نہیں۔ بلکہ انعام و اکرام کا سامان لے کر آتی ہے۔ گروہی اس کے فضل اور رحمت کے مورد بنتے ہیں۔ جو ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ثابت قدم نکلتے ہیں۔ کوئی دکھ ان کے پائے استقلال میں لغزش کا باعث نہیں بن سکتا۔ اگر ان کے خدا کی مرضی یہی ہے کہ وہ اس کی راہ میں ہلاک کئے جائیں تو وہ اس بات پر بخوشی رضامند ہو جاتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہو جائے۔ تاکہ اس کے دین کا بول بالا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ اس موت کی شیرینیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ جو خدا کے لئے جان دے دے۔ وہ مرتا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ اسے اپنے فضل اور رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں۔ ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل۔

اے نادانو! اور اندھو!! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ! اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ در پیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں۔ وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالےٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اسکے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں، جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام"

(انوار الاسلام ص ۲۱-۲۲)

پس آج جبکہ جماعت مصائب کے ایک "پرخار بادیہ" میں دھکیل دی گئی ہے۔ ہر احمدی کو ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آغاز بیشک ہولناک ہے۔ مگر انجام کار ہمارے خدا نے ہمارے لئے فتح مقرر کر دی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ خوشی انہی کے لئے ہوگی۔ جو اس وقت اپنے آپ کو ہلاکت کے سمندر میں ڈال دیں گے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی ناامید مت ہو۔

"خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو تو اس حالت میں بھی انسان کو ناامید نہیں کر سکتا کہ جب انسان پابزنجیر زندان میں موجود ہو میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں۔ لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے۔ انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ چار تجربے سے خواص اشیاء پر یقین کر لیتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتی ہے۔ . . . . . تو پھر خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں۔ جب کو ہم اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ آزما چکے ہیں"۔

(مکتوبات احمدیہ ص ۳۳)

نہایت ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کو ۵ ہزار ایسے پناہ گزینوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ سندھ میں جا کر کاشتکاری کا کام کر سکیں ان لوگوں کو سندھ جانے کا کرایہ اور آلات کشاورزی دیئے جائیں گے جب ان کا سرمایہ ختم ہو جائے گا۔ تو خوراک کے لئے بطور تقاوی امداد بھی دی جائے گی حاجت مند اصحاب فوراً صدر انجمن احمدیہ کے مرکز پاکستان کے ناظر صاحب انخلاء آبادی و نو آبادی کو جو دھامل بلڈنگ میں آن کر ملیں احمدیوں اور غیر احمدیوں دونوں کی امداد کی جائے گی"۔ (ناظر اعلیٰ)

ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

قادیان کی موجودہ حالت کے پیش نظر ڈاکٹروں کی اشد ضرورت ہے مخلص احباب کو فوری طور پر اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔

ناظر اعلےٰ

نہیں تھا۔ تقسیم تو اس وقت کی موجودہ فرقہ وار آبادیوں کے اپنے اپنے ملک میں رہنے کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اور صرف اس اصول پر کی گئی ہے۔ کہ جس علاقہ میں جس قوم کی اکثریت ہے وہ اس کو دیا جائے اس لحاظ سے پاکستان کے حدود بہت تنگ رہ گئے ہیں مسلمانوں کی جو آبادی تمام ہندوستان میں بکھری پڑی ہے۔ وہ اتنی جگہ میں نہیں سما سکتی۔ جو جگہ غیر مسلم پاکستان میں خالی کریں گے۔ کیونکہ نسبتاً ان کی تعداد نصف سے بھی کم ہے۔ اس لئے اگر اب تبادلہ آبادی کے مسئلہ کو اٹھایا جائے۔ تو اس بات کا فیصلہ ہونا پہلے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی فاضلہ آبادی کو کہاں اور کس طرح آباد کیا جائے۔ جب تک اس امر کا فیصلہ دونوں ملک مل کر نہ کریں۔ اس کام میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ جو کچھ اب ہو رہا ہے۔ اگر اسی طرح ہوتا رہا۔ تو دونوں ملک ایک جہنم زار بن جائیں گے۔ اور صدیوں تک ہماری نسلیں خانہ جنگی میں مصروف رہیں گی۔

لیکن جب تک دونوں ملکوں میں امن قائم نہیں ہو جاتا۔ اس مسئلہ پر بھی کما حقہ غور ہونا ناممکن ہے۔ ایسی افراتفری میں ایسے اہم مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرنا تضیع اوقات کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اس وقت تو اہم ترین مسئلہ جیسا کہ پنڈت نہرو جی نے فرمایا ہے دونوں ملکوں میں امن قائم کرنا ہے۔

ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ جو کچھ مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے فرمایا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی بہبودی کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ تبادلۂ آبادی کے خیال کو دل سے نکال دیا جائے۔ اور ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو پہلے کی طرح باہم پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کی جائے۔ جو کچھ اب ہو رہا ہے یہ دونوں طرف کے شرارتی عنصر کی غلط کاروائی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہر فرقہ میں بہت کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اپنے گھروں کو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ اور اپنے ملک میں وفادار شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں:

قادیان کی حالت

قادیان میں ۱۸ ستمبر سے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ روزانہ ۸ بجے شام سے پانچ بجے صبح تک کے لئے امام جماعت احمدیہ کے مکان کی تلاشی لی گئی ہے۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ ان کے لائسنس والے ہتھیار اور کارتوس پولیس اٹھا کر لے گئی ہے۔ اور احمدیوں کے گھروں کی تلاشیوں کی بھی خبر ہے

احمدیوں کو قادیان چھوڑنے سے جبراً روکا جاتا ہے۔ جو ٹرک ان کو لینے جاتے ہیں۔ ان میں زبردستی اور لوگوں کو سوار کیا جاتا ہے۔ بعض احمدی عورتوں کو قادیان کے کیپٹن نے ٹھڈے مار کر اور بھرے ہوئے پستول سے ڈرا ڈرا کر اتارا۔ ایک فوجی ڈرائیور نے جو ملٹری ٹرک پر تھا احتجاج کیا تو اسے تھپڑ مارے اور گرفتار کر لیا۔ مگر بعد میں چھوڑ دیا۔

آج مزید خلاف قانون کارروائیوں کی افواہیں ہیں جو کرفیو کے بعد شروع کی جائیں گی۔ ہندوستان پاکستان معاہدہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ جو دوسرے ملک میں جانا چاہیں انہیں نہیں روکا جائے گا۔ مگر اس معاہدہ کی قادیان میں خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ پاکستان کے نوجوان اگر ہندوستان کو جانے والے ہندو اور سکھ معزز گھرانوں کو روکیں۔ تو ہندوستان چیخ اٹھے گا۔ حکومت پاکستان کو خدارا اس بدعنوانی کی طرف ہندوستان گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے۔ ورنہ پاکستان کے غیور مسلمان قابو سے باہر ہو جائیں گے:

قادیان سے آمدہ اطلاعات

حضرت امام جماعت احمدیہ کے مکان کی تلاشی۔ پولیس لائسنس والے ہتھیار بھی لے گئی

لاہور ۲۱ ستمبر۔ مرکزیہ انجمن احمدیہ لاہور کو گزشتہ رات جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کے ایک بیرونی محلہ پر جو شمال مشرق کی طرف واقع ہے سکھ جتھوں نے ۱۹ ستمبر کو حملہ کیا۔ لیکن حملہ زیادہ دیر تک نہ رہا۔ پولیس جو موقعہ پر آگئی تھی اس نے فوراً اس احمدی محلہ کے اسلحہ کی برآمدگی کے لئے سختی سے تلاشیاں لینی شروع کر دیں۔ پولیس کا یہ اقدام اس لحاظ سے کہ قانون شکنی کرنے والے جتھے پاس ہی گھوم رہے تھے۔ نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے۔ وقت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ایسے خطرناک حالات میں مسلمانوں کو فوراً ایسے اسلحہ سے محروم کرنے کی بجائے جو دفاع کے لئے استعمال ہو سکتے تھے۔ پولیس کو چاہیئے تھا کہ ان جتھوں کی طرف متوجہ ہوتے جو قانون شکنی پر تلے ہوئے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پولیس چاہتی ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر حملہ ہو تو وہ مقابلہ نہ کر سکیں۔ ہوشنگ جو قادیان سے صرف آدھ میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے اس پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اگر اب بھی حکومت کی فوجیں جو انتظام کے لئے رکھی گئی ہیں۔ حملہ آوروں کو فوراً گولی کا نشانہ نہ بنائیں۔ جیسی تاحال اس نے کوتاہی کی ہے تو قانون شکنی بڑھتی چلی جائے گی۔ ایک کنوائے پر جو قادیان سے پناہ گزینوں کو لا رہا تھا کل قادیان اور بٹالہ کے درمیان حملہ کیا گیا اور محافظ فوج کو مجبوراً گولی چلانا پڑی:

لاہور ۲۲ ستمبر۔ قانون شکن سکھ جتھوں کی طرف سے قادیان کو خطرہ روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کل شام کے ۶ بجے سے ۵ بجے صبح تک کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں اس سے کیا غرض ہے۔ اگر اس تدبیر سے امن اور چین کے حالات دوبارہ عود کر آئیں۔ تو مسلمان اس کے لئے شکر گزار ہوں گے۔ لیکن اگر اس کا مطلب اس قانون شکنی کو تقویت دینا ہے۔ جو قادیان کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جا رہی ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ کرفیو محض اس لئے لگایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو بالکل نہتہ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ حملہ آوروں کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ ایک غیر سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس تلاشیاں لے رہی ہے۔ اور ایسے اسلحہ اور کارتوس بھی ضبط کر رہی ہے جن کے لئے لائسنس لیا گیا ہوا ہے۔ احمدیہ جماعت کے امام کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ اور وہ اسلحہ اور کارتوس پولیس لے گئی ہے۔ جن کے لئے لائسنس حاصل کیا گیا ہوا ہے۔ اس وجہ سے خوف ہے کہ عنقریب کوئی غیر معمولی واقعات ظہور میں آنے والے ہیں۔ اور جنہیں بیدار مغز حکام کہہ سکیں گے کہ جتھے قابو سے باہر ہو گئے تھے یا یہ کہ کرفیو کے دوران میں فوجی احکام کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ اس لئے احمدیوں کے برخلاف کارروائی کرنی ضروری ہو گئی تھی۔ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر سکھ جتھے کرفیو لگانے اور اسلحہ چھین لینے کے بعد کچھ کریں گے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہو گا۔ کہ کرفیو لگانا اور اسلحہ چھیننے کی کارروائی جان بوجھ کر جتھوں کا راستہ ہموار کرنے کے لئے یا احمدیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لئے کی گئی ہے: (ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات)

تجارتی اعلان

ایسے پناہ گزین جو پہلے کارخانہ جات چلاتے رہے ہیں۔ یا چلانے کے خواہشمند ہیں۔ اور تجربہ رکھتے ہیں۔ یا نوکریوں کی تلاش میں ہیں۔ وہ پہلے فوری طور پر اپنا نام اور مکمل پتے مجھے نوٹ کروا دیں۔ اور بدھ کے دن دو بجے سے پانچ بجے تک مجھ سے آکر دفتر میں ملیں۔

ایسے پناہ گزین جنہوں نے اپنے نام پہلے دفتر لاہور میں لکھوائے ہیں وہ دوبارہ آکر اپنا موجودہ پتہ دیں۔ یا بدھ کے دن آکر ذاتی طور پر مجھ سے ملیں:

ناظم تجارت صدر انجمن احمدیہ پاکستان
جودھامل بلڈنگ لاہور

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۷ء کے صفحہ اول کے پرنٹر کے نام کے ساتھ لفظ پبلشر درج ہونا سہو کاتب سے رہ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونا چاہیئے تھی "پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وغیرہ" اس غلطی کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

دیہاتی مبلغین فوراً پہنچ جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام دیہاتی مبلغین کو فوراً واپس بلایا جائے۔ لہذا دیہاتی مبلغین جہاں کہیں بھی ہوں فوراً انجمن مرکزیہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں پہنچ جائیں۔ اور جلد از جلد دفتر دعوۃ و تبلیغ میں رپورٹ دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ مرکز احمدیہ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا خیال قومی خودکشی کے مترادف ہے (گاندھی جی)

کلکتہ کے حدود

کلکتہ ۲۰ ستمبر مسٹر بھاسکر جی اگزیکٹو افسر کلکتہ کارپوریشن نے کل رات کلکتہ سے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں بتایا کہ کلکتہ کی آبادی ۲۵ لاکھ افراد اور رقبہ چالیس مربع میل تک محدود کر دینا چاہئیے اور باقی ماندہ آبادی کو چالیس پچاس اور ستر میل دور مضافات تک پھیلا دینا چاہئیے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ شہر کی حالت اچھی ہو جائیگی اور کارپوریشن صفائی کا دھیان بھی اچھی طرح کر سکے گی

مشرقی پنجاب کی دکانوں اور جائیدادوں پر

حکومت نے قبضہ شروع کر دیا

شملہ ۲۰ ستمبر۔ مشرقی پنجاب نے ان دکانوں اور جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جو لوگ چھوڑ آتے ہیں۔ اس کے مطابق ناجائز قبضہ شدہ دکانوں پر حکومت قبضہ کر کے قفل لگا رہی ہے اور سر بمہر کر رہی ہے۔ فہرست وغیرہ تیار کی جا رہی ہے۔ تقریباً نصف مکانوں اور دکانوں جن پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا تھا۔ ان سے ناجائز قابضوں کو نکالا جا چکا ہے۔

پیر صاحب مانکی شریف کی تقریر

پشاور ۲۱ ستمبر۔ پیر صاحب مانکی شریف نے ایک تقریر میں سرحد کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اناج کے ذخیروں کو جلد غرباء کے ہاتھ بیچ دیں۔ تاکہ غرباء کی مصیبتیں کم ہو سکیں

آپ نے کہا کہ وزارت غرباء کی وزارت ہے وہ ہر ممکن طریق سے غرباء کی مدد کرنا چاہتی ہے اگر لوگ گرانی کر کے اس کام میں وزارت کی مدد کریں اور جہاں تک ان سے ہو سکے چور بازار کو دور کریں کیونکہ یہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ چور بازار کے خلاف وزارت سخت سے سخت قدم اٹھانے میں بھی دریغ نہیں کرے گی۔

ہندوستانی زعما مشرقی پنجاب میں

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ کل ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گورنمنٹ آف انڈیا کے وزراء اور فوجی حکام کے ہمراہ مشرقی پنجاب کے فساد زدہ علاقہ کا بذریعہ طیارہ دورہ کیا۔ دورہ کرنے والوں میں لیڈی ماؤنٹ بیٹن، پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور لارڈ اسمے اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف بھی شامل تھے۔ واپس دہلی پہنچنے کے بعد پنڈت نہرو، سردار پٹیل، راج کماری امرت کور، سردار بلدیو سنگھ اور مولانا ابو الکلام آزاد سے پنجاب کی صورت حالات کے متعلق گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کیا

مسلمان جانیں دیدیں مگر اپنی جگہوں پر ڈٹے رہیں

گاندھی جی کی تقریر

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ آج گاندھی جی نے دہلی کے فساد زدہ علاقہ کا پھر دورہ کیا۔ آپ نے پہاڑ گنج میں مسلمانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی وہ اب اپنے دلوں سے خوف کو نکال دیں اور دوبارہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔

شام کی پرارتھنا میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اپنے دورہ کا ذکر کیا اور کہا جب تک میرے دم میں دم ہے میں ہمیشہ اس خیال کی شدید مخالفت کرتا رہونگا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے۔ یہ خیال سراسر لغو بے ہودہ اور پاگل پن پر مبنی ہے اگر اس پر عمل کیا گیا تو ہندو دھرم ہمیشہ کے لئے مٹ جائیگا۔

گاندھی جی نے ایک مقامی ہندو اخبار کا ذکر کیا جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو وہاں سے نکال دینے کا مطالبہ کیا ہے گاندھی جی نے کہا۔ یہ مطالبہ قومی خودکشی کے مترادف ہے میں حیران ہوں کہ یہ مطالبہ کرنے والا اخبار اب تک کس طرح چل رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ پریس کو آزادی حاصل ہونی چاہئے لیکن پریس کی آزادی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے زہر پھیلانے کی عام اجازت دے دی جائے۔

گاندھی جی نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ ہندوستان کو اور اپنے مذہب کو دنیا کی نظروں میں ذلیل اور رسوا کر رہے ہیں۔ میں مسلمانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ چاہے ہندو اور سکھ انہیں جان سے مار دیں۔ پھر بھی وہ اپنی جگہوں سے جانے کا خیال اپنے دل میں نہ لائیں۔ صرف اسی طریق سے وہ باعزت زندگی گذار سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ فوج کی نگرانی میں پناہ گزینوں کو ..... ان کے گھروں میں واپس لایا جائے بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خود ہندو اور سکھ جائیں اور پناہ گزینوں کا اعتماد حاصل کر کے انہیں اپنے گھروں میں بسانے کا کام کریں اور ان کا خوف دور کرنے کی کوشش کریں۔

صدر کانگرس کی گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات

امن وامان قائم کرنے کے ذرائع پر غور وخوض

کراچی ۲۲ ستمبر۔ کل شام آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے قائداعظم مسٹر محمد علی جناح سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی ملاقات کے بعد ایک سرکاری بیان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ اس ملاقات میں پاکستان اور ہندوستان دونوں حکومتوں کی فرقہ وارانہ حالت پر دوستوں کی طرح کھلے دل سے بات چیت کی گئی اور ان تدابیر پر غور کیا گیا۔ جن سے دونوں حکومتوں میں امن وامان قائم ہو سکے۔ صدر کانگرس نے مقامی ہندوؤں کی بعض مشکلات پیش کیں۔ قائداعظم مسٹر محمد علی جناح نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو ان ایام میں جن مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اگر انہیں دور کرنے کے لئے مناسب کوشش کی جائے تو یہ امر بھی پاکستان کی اقلیتوں کی حفاظت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

آگرہ متھرا میرٹھ وغیرہ میں بھی فساد شروع ہو گیا

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ ہندوستان کے ایک فوجی نمائندے نے بتایا کہ آگرہ، میرٹھ اور بجنور میں فرقہ وارانہ فساد کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن حالات قابو میں ہیں رڑکی اور کھنڈ کے علاقہ میں سخت خوف وہراس طاری ہے۔ بلند شہر اور متھرا میں بھی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ متھرا میں

مسٹر لیاقت علی خاں کا عزم کراچی

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں آج مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان اور مسٹر حسن شہید سہروردی سابق وزیراعظم بنگال کی معیت میں کراچی روانہ ہو گئے۔ تاکہ پنجاب کی تازہ صورت حالات کے متعلق مسٹر جناح سے مشورہ کر سکیں امید ہے کہ آپ کراچی سے دہلی جائیں گے۔ اور جمعہ یا ہفتہ تک واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کل لاہور میں متعدد سرکاری وغیر سرکاری افسروں اور لیڈروں سے ملاقات کی رات کو آپ نے ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں مغربی پنجاب کے گورنر، پناہ گزینوں کے محکمہ کے وزیر میاں افتخار الدین اور پناہ گزینوں کو نکالنے کے کام کے انچارج بھی شامل تھے۔

سر کلاڈ آکنلک نے بھی راولپنڈی سے دہلی جاتے ہوئے لاہور میں مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی۔

دہلی میں مسلمانوں کو دوبارہ بسانے کی کوشش

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ آج دہلی ایمرجنسی کمیٹی کا جلسہ مسٹر بھابھا کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں دہلی میں قیام امن کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ ان ذرائع پر بھی غور کیا گیا۔ جن سے کام لے کر مسلمانوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں بسانے کا انتظام کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں چیف کمشنر دہلی اور فوجی حکام کو یہ ہدایت دے دی گئی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں گشتی دستوں کے ذریعہ ان کی حفاظت کا وسیع پیمانے پر انتظام کریں۔ کمیٹی کے تمام ممبر اس امر پر متفق تھے کہ پناہ گزینوں پر کسی قسم کا جبر نہ کیا جائے جو لوگ پاکستان میں جانا چاہتے ہیں انہیں بحفاظت وہاں پہنچانے کا انتظام کیا جائے اور جو لوگ دہلی میں رہنا چاہیں ان کی حفاظت کرنے کا بھی پورا انتظام کیا جائے۔

کل دن بھر دہلی میں امن رہا۔ آس پاس کے دیہات میں بھی فضا پر سکون ہے۔ جو مسلمان دہلی چھوڑ رہے ہیں۔ ان کی جائدادوں کی حفاظت کرنے کے لئے ایک خاص افسر متعین کر دیا گیا ہے۔

... کے قریب ایک گاڑی پر حملہ کرنے کی واردات ہوئی ڈیرہ دون میں حالت پر قابو پا لیا گیا۔ انبالہ میں اس وقت ایک لاکھ پناہ گزین موجود ہیں۔ ضلع فیروزپور میں زیرہ کی تحصیل میں سیلاب آ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پناہ گزینوں کو وہاں سے منتقل کیا جا رہا ہے۔